سوال

(167) صورت مسؤلہ میں جومسجد گوشہ زنانہ میں بنائی گئی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آدمی نے اپنے مکان زنانہ کے گوشہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی، اس غرض و نیت سے، کہ صرف اس مکان کی عورتیں اس مسجد میں نماز پڑھیں، اور بوجہ پردہ کے اذان واقامت ہو نہیں سکتی ہے پس ایسی صورت میں اس پر مسجد کا حکم ہوگا یا نہیں، اور بلا اذن مالک مکان کے غیر عورتوں کو اس مسجد میں جا کر نما

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ہلہ میں جو مسجد گوشہ مکان زنانہ میں تعمیر کی گئی ہے اس پر حکم واطلاق مسجد کا ہوسکتا ہے، گو اس میں اذان نہ ہو، اور نہ بانی مسجد آثم ہوگا اور نہ زمین اس کی موقوفہ ہوگی، چنانچہ بخاری شریف میں ہے :
ن مالک وھو من أصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ممن شھد ابدوا من الأنصار انہ لقومی فإذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی و بینھم لم استطع ان آتو مسجد ھم فاصلی بھم وودوت یا رسول اللہ انک تاتینی فتصلی فی بیتی فاتخذہ مصلی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : «سافعل إن شاء اللّٰہ تعالیٰ» قال عتبان فغدا علے
عتبان بن مالک بدری نے آپ سے عرض کیا، یا رسول اللہ میری نظر کمزور ہے اور میں قوم کا امام ہوں۔ جب بارشیں ہوتی ہیں اور نالے بہنے لگتے ہیں تو میں مسجد میں آکر ان کو نماز پڑھا نہیں سکتا میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں، میں اس جگہ کو مسجد بنا لوں گا تو آپ ۔
ن بنی مسجد الم یزل ملکہ عنہ حتی یفرز عن ملکہ بطریقہ باذن بالصلوۃ فیہ وأیضا فیھا۔ سئل ابو بکر الاسکاف عمن بنی مسجدا علی باب دارہ ووقف ارضا علی عمارتہ فمات ھو وخرب المسجد واستغنیٰ ورثتہ فی بیعھا فافتوا بالبیع۔ وایضا فیھا ولیس علی النساء اذان ولا اقامۃ فان صلین بجماعۃ یصلین بغیر أذان وإقامۃ وان صلین جازت بھا صا
نائے تو جب تک اس کو اپنی ملکیت سے خارج نہ کرے اور نماز کی عام اجازت نہ دے وہ اس کی ملکیت میں رہے گی، اگر کوئی شخص اپنے مکان کے دروازے پر مسجد بنائے اور اس زمین کو اپنی عمارت پر وقف کردے اور مر جائے اور مسجد ویران ہو جائے تو اس کے وارث اس زمین کو بیچ سکتے ہیں، عورتوں کے
نیز یہ کہ غیر عورتیں بلا اذن اس میں جا کر نماز نہیں پڑھ سکتی ہیں۔ واللہ اعلم
(سید محمد نذیر حسین (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۱۸ جلد اول)

فتاویٰ علمائے حدیث